مقبولِ کردگار، دُعائے بتولؑ ہے | یہ جو بھی عرضداشت کریں، وہ قبول ہے
دستِ علیؑ سے فتح جو سہل الحصول ہے | اِن کی زباں ریاضِ مقاصد کا پھول ہے

سُر ہیں وہ مرحلے بھی یہاں، جو پہاڑ ہیں
دو لب، درِ قبول کے گویا کواڑ ہیں

ان کی رضا، بہ فضلِ خدا۔ جلّ شانہٗ | مرضیِ حق سے کب ہے جدا جلّ شانہٗ
وہ ہوگیا جو منھ سے کہا۔ جلّ شانہٗ | ہمرازِ کُن ہے اِن کی دُعا جلّ شانہٗ

کس مالک و کنیز میں یہ رابطہ ہوا
تا عرش اِن کے دل سے ہے اک خط کھنچا ہوا

تاریک شب کا بدر، دعا فاطمہؑ کی ہے | مومن کا کشفِ صدر، دعا فاطمہؑ کی ہے
باطل کا دفعِ غدر، دعا فاطمہؑ کی ہے | فتحِ حنین و بدر، دعا فاطمہؑ کی ہے

فوجیں امڈ پڑیں جو رسولِؐ حجاز پر
رن کو چلے علی۔ یہ چلیں جانماز پر

تاریکیاں وہ رات کے مُوئے دراز کی | وہ جانماز زینتِ رسولِؐ حجاز کی
اک حق ہے، اک کنیز ہے اُس کارساز کی | کیسی دعائیں۔ باتیں ہیں راز و نیاز کی

موتی وہ آرزو کے اثر رولتا ہوا
لب بند، ہاتھ اٹھے ہوئے، دل بولتا ہوا

؎ یہ مرثیہ جناب حکیم محمد علی (طبیبِ دواخانہ) کی فرمائش سے کہا گیا۔

اِن کی دعائیں امرِ خدا، ناظمِ امور | لفظوں میں جن کی غیب، معانی میں ہے حضور
منسوب فاطمہؑ ہی سے ہے وہ دعائے نورؐ | جس کی ہر اک شعاع تجلّائے برقِ طور

آغاز ہے بنامِ خدا، جو کہ نور ہے
آخر درود ہے، جو نشانِ شعور ہے

بہرِ دعا کھلیں جو لبِ معرفت مآب | کھُل کر درِ قبول پکارے کہ مستجاب
کر دیں دعا یہ جس کے لیے بس وہ کامیاب | دے دیں یہ بد دعا جسے اس کا ہو گھر خراب

بوجہل و بولہب کی فنا اِن کی بد دعا
قہر و عذاب کی ہے ادا، اِن کی بد دعا

مکّے میں گو رسولؐ پہ کیا کیا ستم نہیں | بیٹی کا دم قدم ہے سلامت، تو غم نہیں
اِن ننھے ننھے ہاتھوں کی طاقت بھی کم نہیں | ہو پنجہ کش دعا سے، کسی میں یہ دم نہیں

بابا کے کام کب نہیں آئی ہیں فاطمہ
"مشکل" ہیں جو نبی تو "کشائی" ہیں فاطمہ

حربے قدم قدم جو ہیں کفّارِ الٰہ میں | پتلی کی ڈھال رکھتی ہیں ہر دم نگاہ میں
ڈالے جو خار و سنگ لعینوں نے راہ میں | چبھتے ہیں سب وہ اِن کے دلِ خیر خواہ میں

'کانٹے ابولہب نے جو اکثر بچھا دیے
اِن کی دعا نے پھولوں کے بستر بچھا دیے

جس کے اثر شبوں کے سہارے ہیں، وہ دعا | سائے میں جس کے چاند ستارے ہیں وہ دعا
الفاظ جس کے وِردِ ہمارے ہیں وہ دعا | قرآنِ رب میں جس کے اشارے ہیں وہ دعا

وہ ہو گیا وہیں، جسے بی بی نے کُن کہا
جب تو نبی نے "فاطمۃ بضعۃ" کہا

اک دن علی سے بولے یہ مولائے دوجہاں
کل صبح یا علیؑ میں تمھارا ہوں میہماں
ہمراہ ہوں گے چند صحابہ بھی میری جاں
بولے علیؑ کہ اھلاً و سہلاً شہِ زماں
یہ دن وہ تھا کہ دستِ خدا خالی ہاتھ تھے
فاقے سے تین روز کے بچوں کے ساتھ تھے

اس فکر میں یہ رنگِ قسیمِ جناں ہوا
اک شب میں روئے پاک کا گلشن خزاں ہوا
جب آسماں پہ مہرِ منوّر عیاں ہوا
خوانِ فلک پہ شاہِ سحر میہماں ہوا
احمدؐ، پئے عبادتِ ربِ جہاں اٹھے
شیرِ خدا بھی صورتِ شورِ اذاں اٹھے

جاگے نصیب مسجدِ پیغمبرِؐ انام
بہرِ نماز آئے رسولِؐ فلک مقام
یوں جلوہ گر نبیؐ کی معیت میں تھے امام
جیسے درودِ پاک کے ہمراہ ہے سلام
حیدرؑ، قریبِ حضرتِ خیرالانامؐ تھے
اصحاب مقتدی تھے پیمبرؐ امام تھے

وہ فخرِ انبیاؐ کے عقب سرورِ حسنینؑ
جیسے شرف میں بعدِ حسنؑ منزلِ حسینؑ
اللہ رے نمازِ شہنشاہِ مشرقینؑ
دل عرش پر، تو جسم زمیں پر بزیب و زین
سر خم تھا اس ادا سے حضورِ الٰہ میں
سمٹے تھے لامکاں و مکاں سجدہ گاہ میں

وہ مقتدی کہ پیروِ پیغمبرِؐ زماں
سب رہروِ صراطِ شہنشاہِ مومناں
جس راہِ مستقیم کی "الحمد" مدح خواں
حق پر نثار۔ قدر کی سورت کے قدرداں
حاصل نماز پڑھ کے یہ اعزاز ہو گئے
سجدوں میں سر جھکے تو سرافراز ہو گئے

وہ مقتدا، امامِ رُسل، حق کے پیشکار | صورت وہ پاک جس سے کہ اخلاص آشکار
ایک ایک مقتدی کی یہ توقیر یہ وقار | محبوبِ رب کی پشت پہ اور بیٹھیں کردگار
غل تھا نبیؐ کی قدر عیاں آج ہوگئی
امت کو بھی نماز میں معراج ہوگئی

فارغ ہوئے نماز سے جب سیّد البشرؐ | مولا خدا کے گھر سے چلے فاطمہ کے گھر
اصحاب با خدا بھی جلو میں تھے جلوہ گر | سلطانِ ھل اتیٰ متفکّر، جھکائے سر
دل کی دعا۔ کریم! ندامت سے تو بچا
رزّاقِ کائنات مری آبرو بچا

بیٹھے جو آکے خانۂ زہراؑ میں مصطفیٰؐ | حجرے سے فاطمہؑ یہ پکاریں۔ کہ مرتضیٰؑ
یہ خاصہ آکے لیجیے اے خاصۂ خدا | حیران و شاد پہنچے جو اندر شہِ ہدا
وہ فکر تھی، نہ سینے پہ حسرت کا داغ تھا
خوانِ خلیل دیکھ کے دل باغ باغ تھا

خوش خوش، علی جو بنتِ نبیؐ کے قریب آئے | دیکھے وہ پھل کہ پھول کے مانند مسکرائے
پوچھا کہ یہ طعام حسنؑ یا حسینؑ لائے | کی عرض۔ وہ کریم ہے چاہے جسے کھلائے
رضوان دے گیا ہے ابھی تحفتاً ہے یہ
ملبوس میں پھلوں کے دعا کا ثمر ہے یہ

لائے نبیؐ کے پاس وہ کھانے جو مرتضیٰؑ | بولے یہ مسکرا کے صحابہ سے مصطفیٰؐ
اس بی بی کے وقار کی سوچو تو حد ذرا | دنیا میں جس نے خلد کی بخشی تھیں غذا
گو یا وہ «مائدہ» مری دختر نے پایا ہے
جس کا بیان مصحفِ اکبر میں آیا ہے

ملہ دستر خوان، نیز قرآن پاک کے ایک سورے کا نام

زہرؑا تو پھر بھی احمد مختارؐ کی ہیں آل | فضّہ سی خادمہ بھی ہے مقبولِ ذوالجلال
دعوت سے وہ نبیؐ کی جو اک دن ہوئی نہال | یہ دن وہ تھا کہ فاقے سے تھے فاطمہؑ کے لال

پڑھ کر نماز، ہاتھ دعا کو اٹھا دیے
بہرِ رسولؐ خلد کے کھانے منگا دیے

تصویرِ معجزاتِ پیمبرؐ ہیں فاطمہ | شافع ہیں وہ، شفیعۂ محشر ہیں فاطمہ
بنتِ نبیؐ۔ اماموں کی مادر ہیں فاطمہ | ذرّیتِ کثیر کا کوثر ہیں فاطمہ

آئیں رموزِ نسلِ پیمبرؐ لیے ہوئے
بوجہل کے لیے "ہُوَ الْاَبْتَر" لیے ہوئے

دریائے علم۔ قلزم عرفاں ہیں فاطمہ | مقصودِ کُن بہ صورتِ انساں ہیں فاطمہ
جس کے ورق امام۔ وہ قرآں ہیں فاطمہ | اسلام اک کتاب ہے جزداں ہیں فاطمہ

عالم بڑے بڑے ہیں یہاں کس حساب ہیں
لونڈی تک ان کی پڑھتی ہے قرآں جواب ہیں

گنجینۂ متاعِ امامت ہیں فاطمہ | سرمایۂ رموزِ نبوت ہیں فاطمہ
بابا ہیں صبر اور قناعت ہیں فاطمہ | قرآں ہیں رسولؐ تو آیت ہیں فاطمہ

وقت آج تک صفّی سے چلا تولتا ہوا
نفس ان کا ایک معجزہ ہے بولتا ہوا

محبوبِ کردگار کی دولت ہیں فاطمہ | بطحا کا دُرِ بہا کی بضاعت ہیں فاطمہ
واجب ہے جس کا پاس وہ طاعت ہیں فاطمہ | وجہِ وجوبِ اجرِ رسالت ہیں فاطمہ

ان کا جو آسرا نہ رکھے بدسرشت ہے
ان کی ولا کے سائے میں گویا بہشت ہے

Presented by Ziaraat.Com

جلوہ فروزِ بزمِ کرامت ہیں فاطمہ | رونق فزائے تختِ شفاعت ہیں فاطمہ
شمعِ منیرِ عرشِ رسالت ہیں فاطمہ | کرسیِ لامکانِ سیادت ہیں فاطمہ

حوّا و بوالبشر کی امانت بتول ہیں
نسلِ محمدی کی ضمانت بتول ہیں

باپ افصح العرب ہے فصاحت ہیں فاطمہ | قرآن ہے بلیغ بلاغت ہیں فاطمہ
کوثر ہے جس کا نام وہ سورت ہیں فاطمہ | گویا دلیلِ ختمِ نبوّت ہیں فاطمہ

تین آیتوں نے پھیر دیے منھ ہزار کے
بھاگے فصیح اپنے قصیدے اتار کے

زیبندۂ لباسِ کرامت ہیں فاطمہ | خاتونِ حلّہ پوشِ طہارت ہیں فاطمہ
بانوئے جامہ زیبِ شفاعت ہیں فاطمہ | مامورِ پردہ پوشیِ امّت ہیں فاطمہ

اپنے پرائے سب کی بہی خواہ فاطمہ
در پردہ اسمِ اعظمِ اللہ فاطمہ

جتنے رموزِ نور تھے آدم کی خاک میں | سب آگئے سمٹ کے رخِ تابناک میں
ہے نخلِ طور کسبِ تجلّی کی تاک میں | دو چاند زانووں پہ ہیں تو نسلِ پاک میں

انوارِ کبریا کی یہ طلعت لیے ہوئے
اٹھیں نماز کو تو جماعت لیے ہوئے

انوارِ پاکِ عترتِ اطہار کی امیں | عزم آفریں کتابِ عمل۔ آیتِ مبیں
شہزادیِ مکرّمۂ بادشاہِ دیں | قرآنِ رحل زانوئے سلطانِ مرسلیں

سکّے ہیں عظمتوں کے دلوں پر پڑے ہوئے
آئیں سلام کو تو نبی اٹھ کھڑے ہوئے

ماں ہیں ذبیحِ عصر کی اور رشکِ ہاجرہ | صدیقہ و حلیمہ و زہرا و صابرہ
بانوئے حشر۔ سیدۂ پاک۔ طاہرہ | اُمّ الکتاب۔ ہمسرِ الحمد۔ شاکرہ
طاعت قبول۔ عرض بھی منظور ہو گئی
جو سعی کی وہ شکر سے مشکور ہو گئی

دل بھی زباں بھی تابعِ حکمِ امام ہے | مالک بھی گھر کی۔ خادمہ بھی۔ یہ نظام ہے
جاروبِ خانہ مشغلۂ صبح و شام ہے | دشمن ہو یا کہ دوست، تواضع سے کام ہے
پیدا نہ ابروؤں میں کبھی دم بھر کجی ہوئی
ہے سادگی سے ذاتِ مطہّر سجی ہوئی

عصمت لباس اِن کا۔ ردا اِن کی ہے وقار | جب تو ہے انبیا کی طرح حق کو اعتبار
حیدر سے پہلے دوشِ نبیؐ پر ہیں یہ سوار | بنتِ رسولؐ۔ عرش نشیں۔ اور خاکسار
ماں کا کرم سرشت میں ہے۔ فقر باپ کا
اخلاقِ مصطفیٰ زر و زیور ہے آپ کا

کس کو بجز بتولؑ یہ حاصل ہے امتیاز | طینت میں، وہ نیاز کہ خوش جس سے بے نیاز
علم و عمل وہ ہے کہ شریعت کو جس پہ ناز | روزہ ہے وردِ شام و سحر۔ مشغلہ نماز
امّت کی سرپرست پہ سایہ ولی کا ہے
سر پر ہے وہ ردا جو مصلّیٰ علی کا ہے

سیکھے سبق یہ گھر سے انھیں کے خدا پرست | مثلِ نماز فرض ہے روزی کا بندوبست
محنت سے مضمحل، نہ مشقت سے دل ہے پست | سبحہ بکف کبھی، تو کبھی آسیا بدست
خود پیستی پکاتی ہیں کیا کیا للک کے ساتھ

یہ حوصلہ جو زہد و ورع کا ہے ماحصل | سب کو کہاں نصیب! ریاضت کا ہے یہ پھل
امت کا گر لحاظ نہ فرمائیں برمحل | رہ جائیں ظالموں کے ابھی ہاتھ ہو کے شل

قبضے میں ہے دعا بھی، اثر بھی قبول بھی
اِجلالِ حیدری بھی، جلالِ رسولؐ بھی

زہراؑ کی شان میں کوئی انسان کیا کہے | کچھ کم یہ آبرو ہے جو کوثر خدا کہے
وہ باپ جس کو خلقِ خدا ناخدا کہے | خالق بھی جس کے نام پہ صلِّ علیٰ کہے

وہ زوجِ مصطفیٰؐ نے جسے مستحق کہا
ناحق کبھی گر کسی نے کہا تو بھی حق کہا

وجہِ فروغِ ارض و سما اوجِ فاطمہ | شمعِ حریمِ بیتِ خدا زوجِ فاطمہ
گیارہ پسر، محافظِ دیں، فوجِ فاطمہ | قائم ہے آج فوجِ ظفر موجِ فاطمہ

پنہاں جو ابرِ غیب میں جلوہ ہے طور کا
سارا ظہور ہے اِسی بی بی کے نور کا

اِس نور سے مراد اجالا نہ ہے ضیا | یہ ہے اک استعارۂ کردارِ حق نما
اخلاق کا رُسُل کے ہیں معیار مصطفیٰؐ | عورت کے خُلق کی ہیں مثال اشرف النسّا

عیسیٰ خلیق ہوں تو نبیؐ کا ظہور ہے
مریم کا دل ہو پاک تو زہرا کا نور ہے

زہرا کا نور۔ ظلمتِ کردار کا علاج | زہرا کا نور۔ زن کے لیے خیر کا رواج
زہرا کا نور عصمت و عفّت کے سر کا تاج | عفّت کے سر کا تاج۔ نبوت کا ہم مزاج

فرزند کا بدل ہے محمدؐ کے واسطے
سے خدا
خلدِ بریں کا پھل ہے محمدؐ کے واسطے

جب باغِ زندگی میں بسا گلشنِ خلیل | تشریف لائے دہر میں پیغمبرِ جلیل
بعثت کے بعد آئے جو اک روز جبرئیل | لائے جناں کے سیب کا اک تحفۂ جمیل
کی عرض۔ نذرِ کام و دہان و زباں کریں
یہ ہے غذائے روح، اسے نوشِ جاں کریں

محبوب نے وہ سیب لیا، آنکھوں پر رکھا | بولے کہ رازقِ دو جہاں شکر ہے ترا
یہ ایک پھل ہے مجھ کو دو عالم سے بھی سوا | جنت کی چیز، ہدیۂ دربارِ کبریا
کی عرض۔ اس ثمر میں فروع و اصول ہیں
کونین کے امام اسی پھل کے پھول ہیں

وہ پھل تراشتے ہی چمن گلفشاں ہوئے | گویا نہالِ طور کے جلوے عیاں ہوئے
حیرت زدہ جنابِ رسولِ زماں ہوئے | جبریل وصفِ سیب میں رطب اللساں ہوئے
کی عرض۔ کیا مزہ ہے ذرا کھا تو دیکھیے
پھر قدرتِ خدا کا شگوفہ تو دیکھیے

فرمایا مصطفیٰ نے جو اُس پھل کو نوشِ جاں | عصمت کی اک شعاع ہوئی دم بہ دم عیاں
نازل ہوئی جو وحی پیمبرؐ پہ ناگہاں | اُس نور کی امین ہوئیں فاطمہؑ کی ماں
جنت میں غل مچا کہ زیارت قریب ہے
پیہم پڑھو درود۔ ولادت قریب ہے

اب مدح خواں کا دل جو امنگوں کا باغ ہے | ہر شعر کی زمیں کا فلک پر دماغ ہے
احساس کے گلوں کو خزاں سے فراغ ہے | خوشبو چمن چمن تو چمن باغ باغ ہے
مہکی ہوئی جو آلِ کسا کی شمیم ہے
گلدستۂ بہشت ریاضِ نسیم ہے

ہے شادیِ ولادتِ دخترِ نبی کے گھر
کون و مکاں کا رخ ہے سوئے سیدالبشر
ہمسائیوں نے آنکھ پھرائی جو وقت پر
ہے مادرِ بتول کی اللہ پر نظر
صدمے جو بیکسی کے نبیؐ دل پہ سہ گئے
تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ پڑھ کے رہ گئے

ناگاہ ایک سرخ عماری ہوئی عیاں
اتریں مثالِ وحیِ خدا چند بی بیاں
حیران ہو کے بولیں یہ خیرالنسا کی ماں
اللہ آپ کون ہیں کیوں آئی ہیں یہاں
تو اُٹھ پکاریں بڑھ کے میں خدمت کو آئی ہوں
آدمؑ صفی کی بی بی ہوں، زہرا کی دائی ہوں

مکے کی عورتوں کو ہماری بلا بلائے
جلتی ہیں بدنصیب۔ ہمیشہ خدا جلائے
یہ ہاجرہؑ ہے۔ آپ کے شوہر ہیں جس کے جائے
مریمؑ ہے وہ ادب سے کھڑی ہے جو سر جھکائے
یہ آسیا ہے۔ نذر کو گوہر لیے ہوئے
سارا ہے وہ۔ بہشت کا عنبر لیے ہوئے

اے آفتاب! دیدۂ روشن کو بند کر
اے زالِ چرخ! دانۂ انجم سپند کر
اے جبرئیل! خلد کی نزہت دوچند کر
اے روح! ہاں درود کے نعرے بلند کر
بطحا کی خاک، رشکِ دارالسّلام ہے
پیدائش بتول علیہا السّلام ہے

اے بحرِ طبع! روک دے موجوں کو یک قلم
کوثر سے دھو زباں ثنا گر کو ایک دم
سدرے سے مانگ لے پرِ جبریل کا قلم
پھر روشنائی حور کی پتلی سے کر بہم
بی بی کا تذکرہ ہو ذرا دیکھ بھال کے
پردہ حروف کا رخِ مضموں پہ ڈال کے

عصمت کا شور ہے، مری عظمت کے دن پھرے
طاعت کی ہے پکار! اطاعت کے دن پھرے
تسبیح کی صدا کہ عبادت کے دن پھرے
تطہیر کا بیاں کہ طہارت کے دن پھرے
پردے کی منزلت جو عیاں آج ہو گئی
اِس دن کی ہر گھڑی شبِ معراج ہو گئی

انعام خواہ آئے ہیں ڈیوڑھی پہ خیر خواہ
میکال و جبرئیل غلامانِ بارگاہ
ہر حورِ عیں بہ چشمِ ادب طالبِ نگاہ
آنکھیں ہیں آیتوں کی، تمنائیں فرشِ راہ
خوش خوش ہے هَلْ اَتیٰ کہ گدائی کو در ملا
ہے سربلند تاجِ شفاعت کہ سر ملا

وہ شب وہ آمد آمدِ مخدومۂ انام
حاضر ہیں آستانے پہ مشتاقِ فیضِ عام
تسبیح و ذکر و طاعت و حسنِ عمل تمام
تسلیم کو رضا۔ تو عبادت پئے سلام
ساتوں فلک جھکے ہیں غلامی کے واسطے
ڈنکا درود کا ہے سلامی کے واسطے

شب اڑ گئی۔ جو صبح تمنا کو دیکھ کر
لی راہ کہکشاں نے تجلا کو دیکھ کر
ڈوبا جو چاند طلعتِ زیبا کو دیکھ کر
زُہرہ بھی ماند پڑ گئی، زہرا کو دیکھ کر
والنجم سا جو روئے دل آرا چمک گیا
غل تھا زمیں پہ عرش کا تارا چمک گیا

بیت الشرف میں آئے خبر سن کے مصطفیٰؐ
حوروں نے تہنیت تو فرشتوں نے دی دُعا
آئیں ہمک کے گود میں جب اشرف النسا
گویا نبیؐ نے سورۂ مریم اٹھا لیا
بوسہ دیا جبیں پہ رسالت مآب نے
زُہرہ کو جھک کے چوم لیا آفتاب نے

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے معصومۂ انام | بولیں کہ ایک ہے مرا اللہ لا کلام
عادل مرا خدا ہے۔ قیامت مرا نظام | بابا مرا رسولؐ، پسر زوج سب امام
کلمہ سنا لیا تو کلام آپ نے کیا
جب پڑھ چکیں درود، سلام آپ نے کیا

تا لامکاں، گئی جو رخِ پاک کی ضیا | خود رحمتِ کریم نے آغوش میں لیا
خیر النسا لقب بھی دیا، نام بھی دیا | ہر رجس سے رسولؐ کی صورت بری کیا
تھا اِنّما یُرید کا غل ہر دیار میں
یہ پاک ہیں ارادۂ پروردگار میں

خوش ہو گئے فروع، تو شاداں ہوئے اصول | قدسی پکارے صلِّ علیٰ فاطمہ بتول
آئی ندائے غیب۔ مبارک ہو یا رسولؐ | یہ وہ کلی ہے جس سے کھلیں گے ہزار پھول
امت میں عورتوں کی شریعت ہے فاطمہ
دینِ خدا کی نصف ضرورت ہے فاطمہ

یہ عورتوں کا فخر ہیں ایک ایک زن گواہ | مادر ہیں بے مثال حسینؑ و حسنؑ گواہ
زوجہ ہیں انتخاب۔ شہِ بت شکن گواہ | بیٹی ہیں لاجواب۔ رسولِ زمن گواہ
حق سب کے جانتی ہیں فقیہہ ہیں فاطمہ
بابا کے حق میں اُمِّ اَبیہا ہیں فاطمہ

شب زندہ دار ہیں۔ مہ و اختر سے پوچھ لو | حق مدح خواں ہے مصحفِ اکبر سے پوچھ لو
دربان جبرئیل ہیں۔ حیدر سے پوچھ لو | تنہا نسائنا ہیں پیمبر سے پوچھ لو
آئیں مباہلے میں تو سب دنگ رہ گئے
"معصومۂ جہاں ہیں" نصاریٰ بھی کہہ گئے

دیکھیں اگر یہود کی تاریخ کے ورق | پائی انھیں کے در سے انھوں نے بھی راہِ حق
خیبر میں سر جھکے، وہ علی نے دیا سبق | لیکن جھکائے فاطمہ نے دل بھی سوئے حق
حیدر سے بھی ہوا نہیں وہ کام رزم میں
زک دی جو فاطمہ نے عروسی کی بزم میں

تھا ملتِ یہود میں اک مرد زر پرست | مزدورِ کشت کار کا خوں جس کی بود و ہست
قارونِ عصر، نشۂ آب گہر سے مست | دولت میں سربلند، متاعِ ہنر میں پست
عزت کو جانچتا تھا کسوٹی پہ نقد کی
تقریب اس کے گھر میں تھی بیٹی کے عقد کی

تھے دور دور اس کے مراسم یہاں وہاں | آئے تھے سات سو سے بھی کچھ بیش میہماں
زیبِ بدن کیے ہوئے ملبوسِ زرفشاں | انساں تھے یا حریر و جواہر کی گٹھریاں
سب خندہ زن تھے فقرِ رسالتمآب پر
ذرات دھول پھینکتے تھے آفتاب پر

ناگاہ میزبانِ شریر و ذلیل و خوار | کچھ سوچ کر چلا سوئے محبوبِ کردگار
کی عرض آ کے خدمتِ اقدس میں ایک بار | بیٹی کا میری عقد ہے، اے فخرِ روزگار
عورات کی طرف سے طلب ہے بتول کی
مشتاق ہیں زیارتِ بنتِ رسولؐ کی

خُلقِ عظیم نے بہ تبسم دیا جواب | اے بھائی فاطمہ کے ہیں مالک ابوتراب
حاضر ہوا یہ سن کے جو پیشِ علی شتاب | ہنس کر درِ علومِ نبیؐ نے کیا خطاب
اپنی رضا ہے تابعِ مرضیٔ فاطمہ — ۱ ہاں
جو ہو جواب مُثبَت و مَنفیٔ فاطمہ — ۲ نہیں

ونچی جو گوشِ بنتِ پیمبرؐ میں یہ خبر
اِک مرتبہ لباس پہ حسرت سے کی نظر
گاہ آئے ہنستے ہوئے سیّدالبشر
فرمایا میری جان! یہ دعوت قبول کر

زہراؑ نے کی یہ عرض کہ اچھا قبول ہے
کارِ ثواب ہے کہ رضائے رسولؐ ہے

ش خوش علی کے گھر سے پھرے ختمؐ انبیا
مژدہ سنا یہود نے۔ بولا کہ مرحبا
اکر جو عورتوں کو خبر دی یہ جاں فزا
شادی میں ایک اور خوشی ہو گئی سوا

کہتی تھیں سب کہ فقر کی اب شان دیکھنا
توریت کہہ رہی تھی کہ قرآن دیکھنا

ذلت کی مستقبول ہیں زنانِ ذلیل و خوار
بیٹھیں پہن کے زیور و ملبوسِ زرنگار
نے لگیں رسولؐ کی بیٹیؑ کا انتظار
جن کا لباس شکر، تو زیور تھا انکسار

چلنے کا گھر سے عزم کیا جب جنابؑ نے
تجدید کی وضو کی طہارت مآبؑ نے

یدِ کار ان کی جو تھی مرضیِ الٰہ
کھولا وضو کے بعد مُصلّٰی بہ عزّ و جاہ
لتے ہی جانماز۔ کھلی قربِ حق کی راہ
خود بول اٹھا قیام لہ قدقامت الصّلوٰۃ

بابِ قبول بندھتے ہی نیت کے کھُل گیا
دل خوفِ کبریا کی ترازو میں تُل گیا

ت وہ پاک جس سے عبادت ابد قرار
لہجے ہیں وہ گداز کہ اخلاص کا وقار
احضورِ قلب کہ رحمت سے ہمکنار
کُل جسم جانماز پہ۔ دل پیشِ کردگار

تکبیر یوں لگی نیتِ باطل شکن کے بعد
جیسے گلاب سرخ کھلے یاسمن کے بعد

وہ لہجۂ بتول کہ داؤد کو نشاط | الحمد۔ محو حمد و ثنا۔ رب کو انبساط
ایاک نعبد، میں وہ خالق سے اختلاط | جس کی ادا پہ خضر کہیں اہدنا الصراط
کُل نعمتیں فدا ہوں صراط الذین پر
مد کی کشش سے تیغ چلے ضالین پر

* وہ حق کی بارگاہ وہ بنتِ شہِ حُنین | جز رویت اور کوئی نہ پردہ تھا جانبین
اعضائے پاکِ دخترِ سلطانِ مشرقین | وقتِ قیامِ الف، تو بوقتِ رکوع عین
ثابت یہ راز اس سے بصد زیب و زین ہے
اسلام کا الف ہی عبادت کا عین ہے

وہ محوِ طاعتِ صمدی جسم و قلب و جاں | وہ جسم و قلب و جاں کہ ہے تطہیر مدح خواں
لب ہائے پاک، وحیِ الٰہی کے ترجماں | ذی قدر وہ کہ قدر کی سورت بھی قدرداں
حاصل نہ کچھ نیا انھیں اعزاز ہو گیا
سجدہ خود ان کے سر سے سرافراز ہو گیا

بعد از نماز اُٹھا کے کہا دستِ التجا | سب تیرے ہاتھ عزت و ذلت ہے اے خدا
اپنے لیے ہیں کچھ نہیں طالب بجز رضا | لیکن یہاں سوال ہے حق کے وقار کا
عُسرت میں اہلِ زر کے یہاں جا رہی ہوں میں
تیرے نبی کا حکم بجا لا رہی ہوں میں

حق سے یہ عرض کر کے چلیں بنتِ مصطفیٰ | فضہ عقب میں۔ رحمتِ معبود پیشوا
پیوند تھے جو چادرِ اقدس میں جا بجا | اُترا فلک سے خلعتِ انعامِ کبریا
دیکھا جواب بتول نے اپنے لباس کو
قدرت نظر پڑی نگہ حق شناس کو

Presented by Ziaraat.Com

و زرنگار و مرصع وہ پیرہن | چادر حریرِ خلد کی، تاروں سے گلبدن
جواہرات کے ضوپاش و ضوفگن | سونے کا تاج، مہرِ منور پہ خندہ زن

روح الامین نور کا حلقہ کیے ہوئے
حوروں کے غول گوشۂ چادر لیے ہوئے

ہیں جو اس حشم سے یہودی کے گھر حضورؐ | صیہونیوں کے ہوش اڑے دیکھ کر یہ نور
م چمک کے رہ گئی آنکھوں میں برقِ طور | غش کھا گئے کلیم صفت سب قریب و دور

اک اک نفس جو عالمِ حیرت میں کھو گیا
سکتہ دلہن کا موت میں تبدیل ہو گیا

را جو دم میں وہ شادی کا گہنا | مہندی چھڑا کے۔ ہاتھوں کو ملنے لگا بنا
ں مل گئی جو امیری کی سب انا | نادارئ بقا پہ ہنسی دیر تک فنا

موجِ غرورِ عجز کے جھونکے میں بہہ گئی
سر پیٹ کر جسارتِ بے باک رہ گئی

دلہن کی ماں جو بہ اندازِ دل گداز | تڑپا بتولؑ کا دلِ انسانیت نواز
خلوصِ دل سے مصلّٰی بصد نیاز | بعد از نماز۔ رو کے کہا۔ میرے کارساز

بیٹی کے غم سے ماں کو الٰہی نجات دے
صدقہ حسینؑ کا! اسے تازہ حیات دے

نگاہِ خلق نے طرفہ یہ ماجرا | تیرِ دعا چلا کہ لرزنے لگی ہوا
فضا تو ڈر کے ہوا ہو گئی قضا | خود روح چھوڑ کر، ملک الموت بھی چلا

غل تھا کہ معجزہ یہ دکھایا بتولؑ نے
مردے میں جان ڈال دی بنتِ رسولؐ نے

دختر نے جب پڑھا کلمہ اُٹھ کے ایک بار | ماں پائے فاطمہ پہ گری ہو کے بے قرار
ایمان لائے اور بھی گمراہ بے شمار | تبلیغ ایسے ہوتی ہے بے تیغِ آبدار
اے منکرو یہ صاحبِ قدرت ہے فاطمہ
اب تو کہو کہ نورِ رسالتؐ ہے فاطمہ

قدرت کے کام میں جو نصیب اقتدار ہے | یہ اقتدار دیدۂ حاسد میں خار ہے
بابا کے دم قدم سے یہ سارا وقار ہے | بابا نہ ہوں تو آہ بھی پھر ناگوار ہے
بعد از نبیؐ نگاہ جو دنیا کی پھر گئی
بابا کی سوگوار مصائب میں گھر گئی

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہرا کا غیر حال | آنکھوں میں اٹھتے بیٹھتے آنسو تھے ڈلڈھال
حیدر شریکِ غم تھے اور اطفال خورد سال | ان کے سوا کسی کو نہ تھا ان کا کچھ خیال
روتی تھیں سر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اِک قیامتِ کبریٰ بتولؑ پر

آدمؑ صفی بھی روئے تھے بچھڑا تھا جب بسیر | یعقوبؑ بھی رہے تھے کئی سال نوحہ گر
اک حد پہ جا کے اُن کے تو آنسو رکے مگر | دو غم نصیب روئے زمانے میں عمر بھر
اک عابدِؑ مریض حسینؑ شہید کو
اک فاطمہؑ غریبِ رسولؐ مجید کو

یوں پیٹتی تھیں بضعۂ قلبِ محمدیؐ | کھائیں کبھی پچھاڑیں، تو غش آگیا کبھی
پیٹا جو سر تو گردشِ گردوں ٹھہر گئی | ماتم کیا تو ہلنے لگی تربتِ نبیؐ
روئیں تڑپ تڑپ کے شہِ مشرقین کو
جیسے بلک بلک کے سکینہ حسین کو

لم پڑھا جو یاد ہیں بابا کی صبح و شام | لائے علی کے پاس شکایت یہ خاص و عام
تی ہیں رات دن جو بتولِ فلک مقام | دن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام

کتنے ہی اس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرتے ہیں سب کے باپ۔ کہیں یوں بھی روتے ہیں

ت الشرف میں شام و سحر یا ابوالحسن | نوحے کا غُل ہے ماتم و فریاد کے سخن
دلوں پہ شاق ہے بی بی کا یہ چلن | ہجرت پہ تُل گئے ہیں مدینے کے مرد و زن

کہیے بتول سے کہ نہ یوں رہ سکیں گے ہم
رونا نہ چھوڑے گا تو گھر چھوڑ دیں گے ہم

ت رونے دھونے سے تنگ آ گئے ہیں سب | دکھ دیجیے نہ امتِ بابا کو بے سبب
ے کے سب کے ساتھ میں رہنا اگر ہے اب | گھر میں نہ بین کیجیے بنتِ شہِ عرب

دن بھر تو آنسوؤں سے یہاں منہ بھگوئیے
بستی سے دور رات کو جنگل میں روئیے

ر مدینے والوں کا یہ دل شکن پیام | تھے صابر و حلیم مگر رو دیے امام
جرم سرا میں سنائے جو یہ کلام | اک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِ انام

اتنا کہا۔ حضورؐ کچھ ان کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبی نہ تھے

ے ان سے کہیے کہ زہرا ہے غم نصیب | رونے سے روکتے ہو نہ روئے گی یہ غریب
بسا جو تھا مرے ہر درد کا طبیب | تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب

رونا ہے ناگوار تو ٹل جاؤں گی کہیں
بچوں کو لے کے شب میں نکل جاؤں گی کہیں

بابا کی یاد میں مجھے دم بھر نہیں ہے چین | تڑپوں گی جب تو کس سے کرے گا یہ شور و شین
اب مجھکو اذن دیجیے اے سرورِ حسینؑ | میں رات بھر بقیع میں جا کر کروں گی بین
سن کر علیؑ کی آنکھوں سے ساغر چھلک پڑے
اس بے بسی کے حال پہ آنسو ٹپک پڑے

اس گفتگو کے بعد یہ معمول ہو گیا | تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفےٰؐ
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا | پڑھ کر عشا بقیع میں آئیں بصد بکا
ماتم بھی ساری رات کیا اور بین بھی
سب روئے بیٹیاں بھی حسنؑ بھی حسینؑ بھی

خاکِ بقیع پر تھا گھٹا ٹوپ اک شجر | شبنم سے ان غریبوں کی وہ بن گیا سپر
آفاتِ آسماں سے بچے غنچہ ہائے تر | یہ بھی نہ دشمنوں کو گوارا ہوا مگر
اہلِ جفا نے وقت کا انداز تاڑ کے
اس نخلِ سایہ دار کو پھینکا اکھاڑ کے

اب زیرِ سائبانِ فلک رہ گئیں بتولؑ | ڈر تھا ٹھٹھر نہ جائیں کہیں اس میں یہ پھول
وہ بادِ تند وہ گلِ گلدستۂ رسولؐ | شبنم کے بھیس میں مرض الموت کا نزول
آیا بخار۔ فاطمہؑ بیمار ہو گئیں
بابا کے پاس جانے کو تیار ہو گئیں

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فراش | ابھرے تصورات و خیالاتِ دلخراش
رحلت کروں گی میں تو جب اٹھے گی میری لاش | بچوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش
سب بیٹیاں بھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اڑائیں گے

Presented by Ziaraat.Com

پا دیا جو دل کو تخیل نے ناگہاں
تب مامتا کے جوش میں اٹھی غریب ماں
بن سنواریں بیٹیوں کی۔ بدلیں کرتیاں
جب چادریں اڑھائیں تو آنسو ہوئے رواں
بیٹوں کو روزِ عید کا جوڑا پنہا دیا
گویا حسینؑ کو دولھا بنا دیا

ے علیؑ جو گھر میں تو بولے یہ دیکھ کر
بنتِ رسولؐ اب تو ہے صحت کسی قدر
ستہ ہیں سب جو مرے غنچہ ہائے تر
کنبے ہیں آج جائیے گا کیا کسی کے گھر
بولیں بتول۔ اور ہے جانا کہاں مجھے
دعوت جناں کی دے گئے ہیں بابا جاں مجھے

، تھے خواب میں وہ ابھی تو دمِ سحر
درپیش اب مجھے ہے بہت دور کا سفر
و کنیز نے کوئی لغزش کبھی اگر
للہ بخش دیجیے یا شاہِ بحر و بر
حضرت کسی خیال سے تھرا کے رہ گئے
اور فاطمہؑ کے عذر پہ شرما کے رہ گئے

، کہ بس خلاصۂ آلِ رسول بس
خدمت میں کب کیا ہے بھلا تم نے پیش و پس
نہ تھا جو دولتِ دنیا پہ دسترس
تم نے گزارا آسیہ سائی میں ہر نفس
جنت میں جب ملو گی رسولِ غیور سے
پھالے ہتھیلیوں کے چھپانا حضورؐ سے

ہوئے یہ کہہ کے چلے گھر سے مرتضیٰ
پہنچے گئے مزارِ نبیؐ پر پئے دعا
ے میں آئیں دخترِ محبوبِ کبریا
پڑھ کر نماز رو کے یہ کی حق سے التجا
یارب تجھے جنابِ پیمبرؐ کا واسطہ
میرے گناہ بخش دے حیدرؑ کا واسطہ

بعد از دعا جو خطِ وصیت رقم کیا | رگ رگ سے ہر مقام پہ بی بی نے کی بکا
طے کرکے پھر مصلّے پہ اس خط کو رکھ دیا | یٰسین پڑھ کے لیٹ گئیں اور کی قضا
فضہ تڑپ کے روئی کہ بی بی گزر گئیں
بچّوں کو پالنے بھی نہ پائیں کہ مر گئیں

سب گھر میں آگئے یہ سنا جبکہ شور و شین | تڑپیں زمیں پہ زینب و کلثوم کرکے بین
رو رو کے ماں کی لاش سے لپٹے حسن حسین | مسجد سے آئے بال بکھیرے شہِ حنین
غُل مچ گیا کہ ہائے مدینہ اجڑ گیا
احمد کے اہلِ بیت میں کہرام پڑ گیا

ماتم کیا کسی نے تو پیٹا کسی نے سر | غش میں پڑا تھا کوئی تو کوئی تھا نوحہ گر
ناگاہ بوتراب کو وہ خط پڑا نظر | مضموں پڑھا تو رونے لگے دھاڑیں مار کر
نشتر تھا اہلِ دل کو یہ فقرہ بتولؑ کا
یہ آخری سلام ہے بنتِ رسولؐ کا

فرمائشوں سے میں جو گریزاں رہی مدام | اب بھی بیان کرنے سے شرم آئی یا امام
دل کی یہ آرزو ہے کہ اے سرورِ انام | خود غسل دیں کنیز کو مولائے خاص و عام
بابا کا واسطہ مجھے دلشاد کیجیو
میرے حسین کو کبھی رونے نہ دیجیو

جب میرے بعد عقد کریں سرورِ عرب | بی بی وہ لائیں نیک ہو جس کا حسب نسب
بچّے جسے یہ سمجھیں ہماری یہاں ہیں اب | ام البنین جیسے کہیں سنتی تھیں یہ سب
تعلیم دی وہ اپنے کلیجے کے چین کو
زینبؑ کو بی بی اور کہا آقا حسینؑ کو

...ب سے اہم یہ عرض ہے یا شاہِ انس و جاں | لونڈی کو شب میں دفن کریں سرورِ زماں
...ب تک یہ جن کے درّے کا بازو پہ ہے نشاں | ان کو نہ چل سکے یہ پتا قبر ہے کہاں

خواہش یہ آخری نہ فراموش کیجیو
میرا جہیز سب مری زینب کو دیجیو

کیوں یارو اس جہیز کا انجام کیا ہوا | سب کربلا میں نذرِ سپاہِ جفا ہوا
...شکیزے پر حسین کا بازو فدا ہوا | بستر حرم سرا میں پڑا تھا جلا ہوا

شبیر وقتِ عصر جو زینب سے چھٹ گئے
چادر بھی بازوبند بھی مقتل میں لٹ گئے

پھر رو کے کربلا سے چلو اب علیؑ کے گھر | زہرا کو غسل دیتے ہیں مولائے بحر و بر
محسن کو صبر کر چکے تھے مرتضیٰؑ مگر | پہلو کا گھاؤ آج یکایک پڑا نظر

پٹکا زمیں پہ سر سے عمامہ اتار کے
رویا علیؑ سا شیر جری چیخ مار کے

بی بی کو غسل دے کے جو پہنا دیا کفن | بچوں کو بوتراب پکارے بصد محن
آؤ کہاں ہو زینب و کلثوم خستہ تن | پیارے مرے حسین، دلارے مرے حسن

صورت پھر اماں جان کی اک بار دیکھ لو
بنتِ نبیؐ کا آخری دیدار دیکھ لو

یہ سن کے روتے پیٹتے سب آئے نورِ عین | فضہ تڑپ گئی وہ کیے بچیوں نے بین
بیٹا حسنؑ نے سر کو مسلسل بہ شور و شین | لپٹے جو نعشِ پاک سے غش کھا گئے حسین

مر کر بھی یہ دکھائی کرامت بتولؑ نے
باہیں گلے میں ڈال دیں بنتِ رسولؑ نے

شورِ بُکا ہیں اور یہ محشر ہوا بپا | روتی تھی کائنات وہ منظر بیاں ہو کیا
بانہیں علی نے جھک کے چھڑائیں بصد بکا | آیا جو ہوش رو کے پکارا وہ مہ لقا

اماں حضور چھوڑ کے ہم کو کہاں چلیں،
ہم بھی وہیں کو جائیں گے بی بی جہاں چلیں

مشکل سے لاڈلے کو منا کر ابوتراب | تابوت لے کے ہاتھوں پہ تنہا چلے جناب
بچے بھی ساتھ اور کنیزیں بھی ہمرکاب | سن لیں نہ غیر اس لیے رونے سے اجتناب

یہ سب تھے ضبطِ گریہ و نوحہ کیے ہوئے
تاریکیاں تھیں رات کی پردہ کیے ہوئے

واحسرتا یہ ماں کے جنازے کا اہتمام | واغربتا وہ بیٹیوں کی وارداتِ شام
بازار میں وہ بہرِ تماشا ہجومِ عام | دربار میں اسیروں کے آنے کی دھوم دھام

درّہ اٹھائے شمر جفا پر تُلا ہوا
بازو بندھے ہوئے۔ سرِ زینب کھلا ہوا

خاموش اے نسیمِ گلستانِ فاطمہ | بسمل ہیں غم سے رتبہ شناسانِ فاطمہ
وہ کیوں نہ روئیں جن کو ہے عرفانِ فاطمہ | اشکِ عزا انھیں کے ہیں شایانِ فاطمہ

دنیا و دیں میں ان کے مراتب عظیم ہیں
یہ قدردانِ آلِ رسولِ کریم ہیں